سوال

دوران جماع میں نے اپنی بیوی کا دودھ پی لیا تو کیا اس کا دودھ میرے لیے حلال ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے ، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

سوال کا جواب دینے سے قبل رضاعت کے احکام بیان کرنا ضروری ہیں :

1- یقینا کتاب وسنت اور اجماع سے رضاعت کا ثبوت ملتا ہے ۔

کتاب اللہ میں سے دلائل :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور تمہاری وہ مائیں جنھوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے ، اور تمہاری دودھ شریک بہنیں النساء (23)

سنت نبویہ میں بھی اس کی دلیل ملتی ہے :

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(رضاعت سے بھی وہی (رشتہ) حرام ہے جو کہ نسب سے حرام ہوتا ہے) صحیح بخاری و صحیح مسلم (1444) ۔

اور اجماع کی دلیل یہ ہے کہ :

علماء کرام کا اس پر اجماع ہے کہ رضاعت کی وجہ سے نکاح کی حرمت اور اسی طرح محرم اور خلوت ، ثابت ہوجاتی ہے اور دیکھنا بھی جائز ہوجاتا ہے ۔

2- رضاعت کے موثر ہونے کی کچھ شروط ہیں :

- کہ رضاعت دو سال کے دوران ہو اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اور مائیں اپنی اولاد کو پورے دو برس دودھ پلائیں ، یہ اس کے لیے ہے جو مدت رضاعت پوری کرنا چاہے البقرۃ (233) ۔

- یہ رضاعت کی تعداد پانچ ہو یعنی بچہ پانچ بار اپنی خوراک پوری کرے ، جس طرح کھانے میں ایک کھانا یا پھر پینے میں سے ایک پینا ہوتا ہے اسی طرح بچے کی بھی خوراک ہے جو وہ پانچ پوری کرے یعنی دوسرے الفاظ میں کہ وہ ایک بار ماں کا دودھ اپنے منہ میں ڈالے اور پھر پینے کے بعد خود ہی باہر نکالے ، تو اس طرح پانچ بار ہونا چاہیے ۔

لیکن بچہ اگر سانس لینے یا پھر ایک کو چھوڑ کر دوسرے کو منہ میں ڈالنے کے لیے نکالے تو اسے ایک بار رضاعت شمار نہیں کیا جائے گا ۔

امام شافعی رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے اور حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے ۔

رضعہ کی تعریف یہ ہے کہ : بچہ ایک بار دودھ منہ میں ڈال کر چوسے حتی کہ وہ اس کے پیٹ میں جائے اور بچہ خود ہی اسے چھوڑ دے تو یہ ایک رضعہ شمار ہوگا ۔

پانچ رضعات کی دلیل میں مندرجہ ذیل حدیث پیش کی جاتی ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ : قرآن مجید میں دس معلوم رضعات کا نزول ہوا تھا جن سے حرمت ثابت ہوتی تھی لیکن بعد میں انہیں پانچ رضعات کے ساتھ منسوخ کر دیا گیا ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے وقت بھی یہ پڑھی جاتی تھیں ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (1452) ۔

یعنی بہت ہی دیر بعد اس کی تلاوت منسوخ کر دی گئی حتی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ، اور کچھ لوگوں کو اس کے منسوخ ہونے کی خبر نہ مل سکی ، جب اس کی تلاوت کا منسوخ ہونے کا انہیں بھی علم ہوا تو انہوں نے بھی اسے ترک کر دیا اور سب کا اس پر اتفاق ہوا کہ تلاوت منسوخ ہے اور حکم باقی رکھا گیا ہے ، یعنی حکم کے بغیر صرف تلاوت ہی منسوخ ہے ، یہ بھی نسخ کی اقسام میں سے ایک قسم ہے ۔

جب یہ ثابت ہو گیا تو اس سے یہ پتہ چلا کہ دو سال کے بعد رضاعت ثابت نہیں ہوگی جس سے حرمت ثابت ہو سکے ۔

جمہور علماء کرام کا مسلک یہی ہے ، ان کے دلائل میں مندرجہ بالا آیت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی ہے :

(اس رضاعت سے حرمت ثابت ہوتی ہے جس سے انتڑیاں بھر جائیں اور دودھ چھڑانے کی مدت سے قبل ہو) سنن ترمذی حدیث نمبر (1152) ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے اسے حسن صحیح کہا ہے ۔

اور اکثر اہل علم کے اور صحابہ کرام وغیرہ کا بھی عمل بھی اسی پر ہے کہ حرمت اسی رضاعت سے ثابت ہوتی ہے جو دو سال سے کم عمر میں ہو اور دو برس کی عمر کے بعد حرمت ثابت نہیں ہوتی ۔ اھ

اس پر صحابہ کرام سے بھی آثار موجود ہیں :

ابو عطیہ وداعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ ایک آدمی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کے پاس آیا اور کہنے لگا : میرے ساتھ میری بیوی تھی اس کا دودھ اس کے پستانوں میں رک گیا تو میں نے اسے چوس کر پھینکنا شروع کر دیا ، بعد میں ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس گیا ، ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا انہوں نے کیا فتوی دیا ؟

اس شخص نے ان کا فتوی بیان کیا ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما نے اس آدمی کا ہاتھ پکڑا اور ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ کو کہنے لگے کیا آپ اسے دودھ پیتا بچہ سمجھ رہے ہیں ؟ رضاعت تو وہ ہے جس سے خون اور گوشت بنے ، تو ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے جب تک آپ لوگوں میں یہ حبر الامہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما موجود ہیں مجھ سے کسی بھی چیز کے بارہ میں نہ پوچھو ۔ مصنف عبدالرزاق (463/7) حدیث نمبر (1389) ۔

اور امام مالک نے بھی موطا میں (603/2) میں ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے کہ :

رضاعت تو اس کے لیے ہے جس نے بچپن میں دودھ پلایا اور بڑے کی رضاعت نہیں ۔ اس کی سند صحیح ہے ۔

عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے پاس آیا اور میں بھی ان کے ساتھ تھا وہ دار قضاء کے پاس آئے اور بڑے شخص کی رضاعت کے بارہ میں سوال کرنے لگے ؟

توعبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کہنے لگے کہ ایک شخص عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آکر کہنے لگا میری ایک لونڈی تھی جس سے میں وطئ کیا کرتا تھا میری بیوی نے اسے دودھ پلادیا، میں جب میں اس کے پاس جانے لگا تو میری بیوی کہنے لگی اس سے دور رہو، اللہ کی قسم میں نے اسے دودھ پلادیا ہے

عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے اسے سزا دو اور اپنی لونڈی کے پاس جاؤ اس لیے کہ رضاعت توبچے کی ہے ۔ موطا امام مالک، اس کی سند صحیح ہے ۔

تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ بیوی کا دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی، اس کا کچھ بھی اثر نہیں ۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

تحریم رضاعت میں یہ شرط ہے کہ وہ دوسال میں ہو، اکثر اہل علم کا یہی قول ہے، اوراسی طرح عمر، علی، ابن عمر، ابن مسعود، ابن عباس، اورابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہم اورازواج مطہرات سے بھی روایت ہے صرف عائشہ رضی اللہ تعالی سے یہ ثابت نہیں ۔

امام شعبی، ابن شبرمہ، اوزاعی، امام شافعی، اسحاق، ابویوسف، محمد، ابوثور، بھی اسی کے قائل ہیں اورامام مالک کی ایک روایت بھی اسی طرح کی ہے ۔

تو اس بنا پر بیوی کا دودھ چوسنا کوئی اثرانداز نہیں ہوتا اگرچہ اس کا ترک کرنا ہی اولی ہے ۔

شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے اس مسئلہ کے بارہ میں پوچھا گیا تو ان کا جواب تھا :

بڑے کی رضاعت موثر نہیں، اس لیے کہ رضاعت وہ موثر ہے جو پانچ یا اس سے زائد رضعات ہو اور ہو بھی دوبرس کی عمر تک دودھ چھڑانے سے قبل، تو اس بنا پر ہم اگر کوئی اپنی بیوی کا دودھ چوستا ہے یا پھر وہ پیتا ہے تو اس کا بیٹا نہیں بنے گا ۔

دیکھیں فتاوی اسلامیۃ (338/3) ۔

والله اعلم.

الشیخ محمد صالح المنجد

2864